دار العلوم کے شب و روز

شفیق فاروقی

اساتذہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی آمد ۲۴ر شوال ۱۴۰۱ھ ۲۴ر اگست ۱۹۸۱ء جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے ممتاز اساتذہ و مشائخ کا ایک معزز وفد دارالعلوم میں تشریف فرما ہوا۔ یہ وفد افغان مہاجرین کے کیمپوں میں دینی تعلیم و تربیت کے لئے علماء کی ٹریننگ اور تقرری کے سلسلہ میں پشاور تشریف لایا تھا۔ معزز اور قابل احترام مہمانوں کا یہ وفد نماز مغرب سے قبل دارالعلوم پہنچا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اساتذہ و طلبہ نے مسجد میں ان کا خیر مقدم کیا۔ نماز مغرب وفد کے ایک ممتاز رکن شیخ صالح بن سعد السحیمی نے پڑھائی اس کے بعد دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ نشست ہوئی علماء نے ازراہ علم پروری اور سعادت علمی کے حصول کے جذبے سے آتے ہی یہ اصرار شروع کر دیا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث ہمیں احادیث کی تمام کتابوں کی اجازت عطا کریں۔ حضرت ازراہ تواضع بے حد انکار کرتے رہے۔ مگر بالآخر مہمانوں کے اصرار پر حضرت مدظلہ نے ان تمام مشائخ کو اجازۃ مسندۃ فی الاحادیث سے نوازا۔ مہمانوں کی خواہش تھی کہ اس طرح ہمیں مشائخ کبار پاک و ہند اور علماء دیوبند سے نسبت تلمذ قائم ہو جائے۔ بعد میں مہمانوں کی خواہش پر یہ مشافہانی سند حدیث اور اجازت تحریری طور پر لکھ کر ہر ایک مہمان کو الگ الگ دیا گیا۔ نماز عشاء سے قبل مولانا سمیع الحق نے اپنے مکان میں وفد کو عشائیہ دیا۔ نماز عشاء کے بعد مسجد دارالعلوم کے وسیع صحن اور نورانی ماحول میں ان علماء کا عالمانہ خطاب ہوا۔ خطاب سے قبل دارالعلوم کے قدیم فاضل و مدرس مولانا شیر علی شاہ (حال جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ) نے عربی میں ایک وقیع اور پر از معلومات سپاسنامہ پیش کیا جس میں دارالعلوم کے مختلف گوشوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی تھی اور علماء دیوبند کی علمی و دینی خدمات کا ذکر تھا۔ ڈاکٹر ربیع ہادی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ اور شیخ صالح سحیمی استاذ العقیدۃ جامعہ اسلامیہ مدینہ نے علمی فوائد پر مشتمل تقریریں کیں۔ ان تقاریر میں رد بدعات، اتباع سلف، تمسک بالسنۃ پر روشنی پڑتی تھی۔ اور یہ تقریریں ایک گونہ علماء دیوبند اور علماء نجد کے درمیان باہمی افہام و تفہیم کی آئینہ دار تھیں۔ اور بعض ایسے شکوک و خدشات کا ازالہ بھی مقررین کرنا چاہتے تھے جو معاندین نے